[68] *Javed Nama,* in *Kulliyat-e Iqbal-e Farsi,* Lahore, 1973, p. 758.
[69] *Zabur-e Ajam,* in *Kulliyat-e Iqbal-e Farsi,* Lahore, 1973, p. 396.

Appendix

All translations from Urdu and Persian have been made by the author. Originals of Urdu and Persian texts are in the Appendix.

"پیام مشرق"...... کا مدعا زیادہ تر ان اخلاقی، مذہبی اورملی حقائق کو پیش نظر لانا ہے جن کا تعلق افراد و اقوام کی باطنی تربیت سے ہے۔

★★★

اقبال اپنی کبھی کبھی کی رجعت، اسلاف پرستی اور بعض اوقات غلط سمتوں کی طرف مڑجانے کے باوجود مجھے زندگی، انقلاب اور ترقی کے شاعر معلوم ہوتے ہیں۔

★★★

اقبال کا مرکزی مسئلہ نہ خودی ہے، نہ عشق، نہ عمل، نہ قوت و حرکت، بلکہ ان سب کے برعکس موت ہے...... یہ وہ مسئلہ ہے جو ان کے وجود کو اس زلزلے سے دوچار کرتا ہے جس سے ان کا پورا وجود متحرک ہوجاتا ہے۔ یہی اس شعری تجربے کی بنیاد ہے جس سے اقبال کی مخصوص کائنات شعری پیدا ہوتی ہے۔

★★★

اقبال پر اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا نوے فی صد حصہ اقبال کے خیالات اور نظریات کی تشریحات پر مشتمل ہے۔ ان تحریروں میں دو بنیادی نقائص پائے جاتے ہیں؛ پہلا نقص یہ کہ یہ تحریریں عموما اقبال کی شاعری کو زیر بحث نہیں لاتی ہیں۔ دوسرا نقص یہ کہ ان میں اقبال کے نظریات و خیالات کو بنی بنائی چیزوں کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ یہ دوسری بات ذرا تشریح طلب ہے۔ اقبال کے خیالات (اگر یہ خیالات ان کی شاعرانہ شخصیت سے الگ کوئی چیز ہیں بھی) تو اقبال کے وجود کا حصہ ہیں...... ہم ان خیالات کو اس طرح نہیں دیکھ سکتے جیسے یہ اقبال سے الگ وجود رکھتے ہوں اور انہیں اقبال نے اس طرح استعمال کر لیا ہو، جس طرح ہم بازار سے خریدی ہوئی بنی بنائی چیزوں کو استعمال کرتے ہیں۔

★★★

آہستہ آہستہ ہم اقبال کے تجربے میں ڈوب جاتے ہیں--- اب ہم اقبال کے خیالات سے واقف نہیں ہوتے، اب ہم اقبال کے دل میں اتر جاتے ہیں اور اس کی گہرائیوں میں ہمیں ایک ایسی زندگی محسوس ہونے لگتی ہے جو اس سے پہلے ہم نے محسوس نہیں کی تھی۔ ہم اپنے وجود میں زیادہ حساس، زیادہ مضطرب، زیادہ زندہ ہوجاتے ہیں۔ اب نظم کا آہنگ ہمارے

لہو کا آہنگ بن جاتا ہے اور نظم ہمارے سر سے نیچے اتر کر ہمارے پورے وجود کو پگھلاتی ہوئی ہمارے تلوؤں میں گونجنے لگتی ہے۔

★★★

اقبال پر لکھنے والے زیادہ تر لوگ ایسے رہے ہیں جنھیں اردو ادب کچھ زیادہ عزت اور وقعت کے ساتھ نہیں پہچانتا ہے۔

★★★

میرے کلام میں شاعری محض ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے قطعا یہ خواہش نہیں کہ دور حاضر کے شعرا میں میرا بھی شمار ہو۔

★★★

تعجب ہے کہ لوگ مجھے شاعر سمجھ کر مجھ سے شعر کی فرمائش کرتے ہیں حالانکہ مجھے شاعری سے کچھ سروکار نہیں۔

★★★

مقصود اس شعر گوئی کا نہ شاعری ہے نہ زبان۔

★★★

اقبال کے مطالعے میں اب تک زیادہ زور ان کی فکر پر دیا گیا ہے، ان کے فن پر قرار واقعی توجہ نہیں کی گئی۔ اقبال کی عظمت ان کے فلسفے، افکار کی گیرائی اور گہرائی کی وجہ سے نہیں، فکر کے شعر بننے یا فلسفے کے شعر میں ڈھلنے کی وجہ سے ہے۔

★★★

آج جب عقیدے کی شکست، اظہار ذات، خود کلامی، ہجوملیح (Irony)، زبان کی شکست و ریخت، آزاد فارم پر زیادہ توجہ ہے، ہمیں فن کے اس تاج محل کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے جو اقبال کے یہاں ملتا ہے اور جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کوئی بلند پایہ مقصد شعریت کو مجروح نہیں کرتا بشرطیکہ اس کا مواد فارم بن کر آئے اور اس کی فکر میں

شعریت کے آداب برتے گئے ہوں۔ پھر عقیدے کی شکست کے دور میں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ شخصیت میں استناد جو کھری شاعری کی پہچان ہے، کسی ذوق یقیں سے آتا ہے۔

★★★

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

★★★

اقبال کی شاعری بڑی اس لیے ہے کہ وہ اپنی فنی ترصیع و تزئین پر مستزاد ایک بڑے ذہن اور شعور کی پیداوار ہے جس نے مشرق و مغرب کے مختلف علمی، فکری، ثقافتی اور سیاسی میلانات اور تحریکوں سے اکتساب فیض کرکے ان کے ثمرات کو اپنے باطن کی وحدت میں سمو لیا ہے اور ان کی تقلیب اپنے نقطہ نظر سے کرکے اس پر اپنی شخصیت کا نقش مرتسم کر دیا ہے۔ مزید برآں، ان کے اس نور و نغمے کی کشید ان اقدار سے کی گئی ہے جو ایک عالمگیر مذہب اور اس پر مبنی تہذیب کی اقدار ہیں۔

★★★

انھوں نے ایک وسیع تر تناظر میں... مشینی تہذیب کے پیدا کردہ مسائل کا ادراک خالصتا ذاتی سطح پر کیا۔ اس طرح ان کا شاعرانہ وجود ایک ایسی سچائی اور آفاقیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا جس سے اس عہد کے اردو شعرا...محروم رہے۔

★★★

انھوں نے وطنیت ہو یا ملیت، تصوف ہو یا فلسفہ، کسی بھی شعبۂ فکر کو اپنی ذات سے ماورا ہوکر نہ دیکھا... ان کو جزوفکر بناتے ہوئے انفعالی یا عقیدت مندانہ رویے کو روا نہیں رکھا... انھوں نے 'ہے فلسفہ زندگی سے

دوری' کہا اور ہیگل اور برگساں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اسی طرح، تصوف وحدت الوجود کے نظریے کے بجائے وحدت الشہود کے نظریے کو قبول کیا... جہاں تک سیاست کا تعلق ہے، اس میں انھوں نے اجتماعی نظام کی تشکیل نو کے لیے انفرادی قوت کو تسلیم کیا اور جمہوریت کو ہدف ملامت بنایا۔

★★★

اردو شاعری میں نظم نگاری کی بڑی روایت کی عدم موجودگی نے ایک بڑا آدمی ضائع کر دیا۔

★★★

ان [سیرانیس] کے کلام میں شاعری کے جس قدر اوصاف پائے جاتے ہیں، اور کسی کے کلام میں نہیں پائے جاتے۔

★★★

وہ نور وہ جلال وہ رونق وہ آب و تاب
زہرا کے گھر کے چاند زمانے کے آفتاب
بس یک بیک جہاں میں اندھیرا سا چھا گیا
دن بھی ڈھلا نہ تھا کہ زوال ان پہ آ گیا

★★★

میرا ارادہ <u>رامائن</u> کو اردو میں لکھنے کا ہے۔

★★★

زمانے نے مساعدت کی تو <u>گیتا</u> کا اردو ترجمہ کرنے کا قصد ہے۔

★★★

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دما دم صد اے کن فیکوں

★★★

حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو

لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دل چیریں

★★★

وہ صاحب فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدن مہر سے شبنم کی طرح ضو

★★★

زاں چہرہ گل بہ دامن اندیشہ می کنم
خورشید می فشارم و در شیشہ می کنم

★★★

چوں نور ازل بردل جاوید فرو ریزد
گر ذرہ بیفشاری خورشید فرو ریزد

★★★

کیں ملک غریب است کس از مردم ما نیست

★★★

بے فہم اگر چشم بدوزد بکتاب
نتواند دید روے معنی در خواب
کے غور کنند در سخن بے مغزاں
غواصی بحر نیست مقدورحباب

★★★

غالب نے بیدل کے طرز کی نقالی ضرور کی لیکن بیدل کے معانی سے اس کا دامن تہی رہا۔ بیدل فکر کے لحاظ سے اپنے ہم عصروں سے آگے تھا۔ اس امر کے ثبوت میں شہادت پیش کی جاسکتی ہے کہ ہند اور بیرون ہند کے معاصرین اور دیگر دلدادگان نظم فارسی بیدل کے نظریہ حیات کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔

Note: There's a clear typo in the printed text. I have corrected it.

★★★

ان [مومن] کے انداز بیان میں وضاحت کی کمی ہندوستانی مسلمانوں کے انحطاط پذیر جذبۂ حکمرانی کا ایک اہم لیکن اذیت ناک ثبوت بھی ہے۔ صرف حاکم قوم میں اظہار کی وضاحت ایک لازمی امر ہے۔ یہ کیفیت، یعنی وضاحت کی کمی جو مومن کے یہاں اس قدر عام ہے، کسی قدر کمی کے ساتھ مومن سے کہیں زیادہ عمیق ذہنوں میں بھی نظر آتی ہے (جیسے غالب اور بیدل)۔۔۔ ابہام سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور تشنہ بیانی کو گہرائی سمجھ کر مزہ لیتے ہیں۔

★★★

بیدل کا فلسفہ، غالب غالبا نہ سمجھا ہوگا۔ محض ترکیب کے لیے سب مدح و ثنا ہے اور بس۔ غالب نے ترکیب ان سے سیکھی ہے۔ میں نے خود مرزا بیدل سے اس بارے میں استفادہ کیا ہے۔

★★★

مرزا بیدل

ہے حقیقت یا مری چشم غلط بیں کا فساد
یہ زمیں، یہ دشت، یہ کہسار، یہ چرخ کبود
کوئی کہتا ہے نہیں ہے کوئی کہتا ہے کہ ہے
کیا خبر ہے یا نہیں ہے تیری دنیا کا وجود
میرزا بیدل نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
اہل حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود
"دل اگر می داشت وسعت بے نشاں بود ایں چمن
رنگ مے بیروں نشست از بسکہ مینا تنگ بود"

★★★

اقبال کا ایک مصرع ایسا نہیں ہوتا جو نازک سے نازک ساز پر گایا نہ جا سکتا ہو۔

★★★

اصل معنی را ندانم از کجاست   صورتش پیدا و باما آشناست
نغمہ گر معنی ندارد مردہ ایست   سوز او آتش افسردہ ایست
راز معنی مرشد رومی کشود   فکر من بر آستانش درسجود
"معنی آں باشد کہ بستا ند ترا   بے نیاز از نقش گرداند ترا
معنی آں نبود کہ کورو کر کند   مرد را برنقش عاشق تر کند"

★★★

کس نداند در جہاں شاعر کجاست
پردۂ او ازبم و زیرنو است

★★★

خاکم بہ نور نغمۂ داؤد برفروز
ہر ذرۂ مرا پرو بال شرربدہ

★★★